اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

DAILY AL[...]ADIAN

ٹیلیفون نمبر ۹۱

223

قادیان

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

ایڈیٹر غلام نبی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۸

خطبہ نمبر

جلد ۲۵ | ۱۳ رمضان ۱۳۵۶ھ | ۱۷ نومبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۶۹

12162 Malik ... Bureau of Public Information ... Govt of India ... Simla
Politicle Deptt
New Delhi

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دلوں پر ایمان اور تقویٰ کی بادشاہت قائم کرنیکے مقصد کو عارضی روکوں کی وجہ سے مت بھولو

تحریک جدید کے متعلق جماعت کو نہایت ضروری اطلاع

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۵۔ نومبر ۱۹۳۷ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

(۱)

سب سے پہلے تو میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ عقلمند انسان کو کبھی بھی اپنے مقصود کو نہیں بھولنا چاہیئے۔ جو انسان اپنے مقصود کو بھول جاتا ہے۔ وہ کہیں کا بھی نہیں رہتا۔ کیونکہ دوسرے مقاصد کے لئے تو وہ کوشش کر نہیں رہا ہوتا۔ پس جو مقصد اس کا ہوتا ہے اسے بھی اگر بھول جائے۔ تو اس کے تمام کاموں اور جدوجہد کا نتیجہ صفر رہ جاتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا۔ یعنی

ہر انسان کا کوئی نہ کوئی مقصد

ہوتا ہے۔ اور وہ اس مقصد کے لئے اپنی ساری جدوجہد کو وقف کر دیتا ہے۔ اور یہی چیز انسان کی تمام کامیابیوں کی جڑ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانی ترقی کے لئے یہ اصل مقرر کر دیا ہے۔ کہ کوشش کچھ نہ کچھ نتیجہ پیدا کر ہی دیتی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ كُلًّا نُّمِدُّ هٰۤؤُلَاۤءِ وَهٰۤؤُلَاۤءِ۔ یعنی ہم ہر ایک کی مدد کرتے ہیں۔ کوئی نیک ہو۔ یا بد۔ ہم نے دنیا میں یہ قانون جاری کر دیا ہوا ہے۔ کہ جو شخص کسی مقصد کے لئے کوشش، محنت اور سعی کرے۔ تو جس مقصد کے لئے وہ ایسا کرے۔ اگر اس کی کوشش اس مقصد میں

کامیابی کے ذرائع

کے مطابق ہو۔ تو اسے کامیاب کر دیتے ہیں۔ ہم ہر ایک کی مدد کرتے ہیں۔ اِن کی یعنی نیکوں کی بھی اور اُن کی یعنی بدوں کی بھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس قانون کا اتنا اختزام کیا ہے۔ کہ کوئی انسان خواہ سچے دین کا پیرو نہ ہو۔ تب بھی اسکی کوششیں اگر صحیح ہوں۔ نتیجہ خیز ہوتی ہیں۔ بلکہ جو لوگ سچے دین کے خلاف کھڑے ہوتے ہیں۔ اگر جدوجہد کرتے ہیں تو گو کامیاب نہیں ہوسکتے۔ مگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سچائی کے راستہ میں مشکلات

ضرور پیدا کر دیتے ہیں۔ انجام تو بہر حال نیکوں کا ہی اچھا ہوتا ہے۔ مگر بدوں کی کوششیں بظاہر ایسی فضا پیدا کر دیتی ہیں۔ کہ دیکھنے والے شروع میں سمجھنے لگتے ہیں۔ کہ شائد نبیوں کے دشمن کامیاب ہو جائینگے جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبي الا اذا تمنّٰى القى الشيطٰن في امنيته یعنے جب بھی کوئی مقصد عالی لے کر کھڑا ہو۔ شیطان ضرور اس کے راستہ میں روک ڈال دیتا ہے۔ یعنے یہ نہیں ہوتا۔ کہ وہ روک ڈال ہی نہ سکے۔ روک ضرور ڈال دیتا ہے ہاں اللہ تعالےٰ کی قدرتِ خاص اس روک کو دور کر کے نبیوں کو کامیاب کر دیتی ہے۔ تو جدوجہد اگر بُرے مقصد کے لئے بھی ہو۔ عارضی کامیابی پیدا کر دیتی ہے۔ اور اگر سچائی کے مقابل پر نہ ہو۔ تو خواہ کافر کی صحیح جدوجہد ہو۔ نتیجہ خیز ہوتی ہے دیکھ لو مکہ والوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مخالفت کی۔ انہوں نے اپنا یہ مقصد قرار دے دیا۔ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو زک پہونچانی ہے۔ اور آپ کو مکہ سے نکال دینا ہے۔ یہ تو ظاہر ہے۔ کہ ایک نبی اور پھر اس نبی کو جو

تمام نبیوں کا سردار

ہے۔ وہ حقیقی زک نہیں پہونچا سکتے تھے لیکن اس میں کیا شک ہے۔ کہ اس حد تک وہ اپنی کوششوں میں ضرور کامیاب ہو گئے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مکہ چھوڑنا پڑا۔ اور ان کو یہ کہنے کا موقعہ مل گیا۔ کہ ہم کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور کہ ہم نے مکہ کو محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے وجود سے (نعوذ باللہ من ذالك) پاک کر دیا ہے۔ اگرچہ خدا تعالےٰ نے ان کو جھوٹا کیا۔ اور بتا دیا۔ کہ جس کے مکہ سے جانے کو وہ مکہ کی پاکی کا موجب سمجھتے تھے۔ اس کا جانا دراصل مکہ والوں کی ہلاکت کا موجب تھا۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ وما كان الله ليعذبهم وانت فيهم وما كان الله معذبهم وهم يستغفرون۔ یعنے مکہ والے خوش ہیں۔ کہ انہوں نے مکہ کو بزعم خود پاک کر لیا ہے۔ لیکن انہیں اللہ تعالےٰ کا یہ قانون معلوم نہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کے عذاب سے محفوظ رہنے کے لئے دو ہی طریق مقرر ہیں۔ یا تو یہ کہ وہ لوگ نیک ہوں۔ اور استغفار میں لگے رہتے ہوں۔ اور یا پھر یہ کہ اللہ تعالےٰ کا رسول ان میں ہو۔ اور انہیں رسول کی صحبتِ جسمانی حاصل ہو۔

رسول کا جسمانی قرب

بھی انسان کو بہت سے عذابوں سے بچا لیتا ہے۔ غرض یہی قانون دُنیا میں رائج ہے۔ کہ یا تو وہ لوگ عذاب سے بچائے جاتے ہیں۔ جو نیک ہوں اور یا پھر جو رسول کے اس قدر قریب ہوں۔ کہ ان پر عذاب کا اثر رسول اور اس کے ساتھیوں پر بھی پڑ سکتا ہو۔ پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ مکہ والے تو خوش ہیں۔ کہ انہوں نے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو نکال دیا ہے۔ اور مکہ کو بزعم خود پاک کر دیا ہے۔ حالانکہ ایسا کر کے انہوں نے ہمارے لئے ان پر عذاب نازل کرنے کا رستہ کھول دیا ہے۔ اب ہمارا رسول ان کے اندر نہیں۔ اس لئے اُن پر عذاب نازل کرنے کا رستہ ہمارے لئے کھل گیا ہے۔ اس کی مثال

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی زندگی

میں بھی ملتی ہے۔ جوانی کے ایام کا واقعہ ہے۔ کہ آپ سیالکوٹ میں ایک مکان میں سو رہے تھے۔ اس وقت اس کمرہ میں ایک ہندو صاحب بھی تھے جن کا نام لالہ بھیم سین تھا۔ اور وہ وکالت کا پیشہ کرتے تھے۔ انہی صاحب کے لڑکے لالہ کنور سین کچھ عرصہ ہوا لا کالج لاہور کے پرنسپل تھے۔ اور بعد میں ریاست جموں و کشمیر کے چیف جسٹس بھی رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے تھے۔ کہ جب سب سو گئے۔ اور رات کا ایک حصہ گذر گیا۔ تو چھت میں ٹک ٹک کی معمولی سی آواز پیدا ہوئی۔ (اور ایسی آواز عام طور پر گھروں میں جب شہتیر میں کوئی کیڑا وغیرہ لگا ہوا ہو۔ سنائی دیا کرتی ہے) اور میرے دل میں یہ خدشہ پیدا ہوا۔ کہ چھت گرنے والی ہے۔ اس پر میں نے اپنے ساتھیوں کو جگایا اور کہا کہ یہاں سے نکل جانا چاہیئے مگر انہوں نے کہا کہ کوئی بات نہیں۔ آپکو وہم ہو گیا ہے۔ ایسی آواز تو ہمیشہ آیا ہی کرتی ہے۔ اور ایسے کیڑے لگے ہوئے شہتیر دس دس اور بیس بیس سال کھڑے رہتے ہیں۔ اس پر آپ خاموش ہو گئے۔ مگر تھوڑی دیر بعد پھر بڑے زور سے یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ چھت گرنے والی ہے۔ اس پر آپ نے پھر اپنے ساتھیوں سے کہا۔ کہ چلو اس کمرے سے نکلو۔ مگر انہوں نے پھر اسی قسم کا جواب دیا۔ اور آپ پھر لیٹ گئے۔ مگر پھر آپ کے دل پر شدت کے ساتھ یہ خیال غالب ہوا۔ اور یقین ہو گیا۔ کہ شہتیر ٹوٹنے ہی والا ہے۔ اس پر آپ نے پھر ساتھیوں سے فرمایا کہ اٹھو۔ اور میری خاطر ہی کمرہ سے نکل چلو۔ اس پر وہ بڑبڑاتے ہوئے اٹھے اور کہنے لگے۔ کہ خواہ مخواہ آپ ہماری نیند خراب کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے تھے۔ اسوقت مجھے یقین تھا کہ یہ چھت صرف میرے باہر نکلنے کا انتظار کر رہی ہے۔ اس لئے میں دروازہ میں کھڑا ہو گیا۔ اور ان سب کو ایک ایک کر کے گذرنے کو کہا۔ جب سب نکل گئے۔ تو میرا ایک پاؤں ابھی سیڑھی پر تھا۔ اور دوسرا اندر۔ کہ چھت گر پڑی ۔

لالہ بھیم سین صاحب پر اس واقعہ کا اس قدر اثر تھا۔ کہ جن دنوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جہلم والا مقدمہ چل رہا تھا۔ اس وقت ان کے لڑکے ولائت سے نئے نئے بیرسٹری پاس کر کے آئے تھے اور شہرت حاصل کر رہے تھے۔ لالہ بھیم سین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لکھا۔ کہ میں نے اپنے لڑکے سے کہا ہے۔ کہ یہ اس کے لئے بڑا اچھا موقعہ ہے۔ کہ وہ آپ کے مقدمہ کی پیروی کر کے برکت حاصل کرے۔ لالہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایسی عقیدت اور تعلق ظاہر کیا کرتے تھے۔ کہ حضور کو اگر کبھی ضرورت پیش آتی۔ تو ان سے قرض منگوا لیا کرتے تھے۔ اور احمدیوں سے قرض مانگتے ہوئے حجاب کرتے تھے۔ یہ مثال ایک نمونہ ہے۔ اور بھی ہزاروں مثالیں ہیں۔ مگر یہ چھوٹا سا واقعہ ہے جو بہت نمایاں ہے۔ تو یہ مکہ والوں کی بے وقوفی تھی۔ کہ وہ سمجھتے تھے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نکالکر انہوں نے مکہ کو پاک کر لیا ہے۔ دراصل انہوں نے پاک نہیں کیا تھا۔ بلکہ مکہ کے لئے خطرہ پیدا کر لیا تھا۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزگی کو مکہ سے نکال کر انہوں نے اپنے آپ کو خطرات میں ڈال دیا تھا۔ لیکن بہر حال جس چیز کو وہ کامیابی سمجھتے تھے۔ وہ انہوں نے بظاہر حاصل کر لی تھی۔ تو یہ

اللہ تعالےٰ کا قانون

ہے۔ کہ جو شخص محنت اور سعی کرے وہ ضرور کلی یا جزوی کامیابی حاصل کر لیتا ہے۔ اور مومن تو اگر کوشش کرے۔ تو بہت ہی کامیابی حاصل کر سکتا ہے مکہ والوں کا مقصد غلط تھا۔ مگر وہ اس میں لگ گئے۔ اس لئے عارضی کامیابی کی خوشی انہیں بھی حاصل ہو گئی۔ اسکے مقابل دیکھ لو۔

آخری زمانہ کے مسلمانوں کا مقصد

کتنا عظیم الشان تھا۔ یعنے یہ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم کی صداقت ظاہر ہو - اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ثابت ہو۔ مگر انہیں کامیابی حاصل نہیں ہوئی- بلکہ ان کی بادشاہتیں مٹ گئیں۔ جتھے ٹوٹ گئے- وُہ علم سے کورے ہو گئے اور انہیں ہر میدان میں شکست پر شکست ہوئی- حالانکہ ان کا مقصد کیسا اعلےٰ تھا۔ اس کے مقابل پر دیکھو-

عیسائیوں کا مقصد

کتنا غلط تھا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے - کہ قریب ہے۔ کہ اس دعوےٰ پر جو عیسائی کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کا بیٹا ہے - آسمان پھٹ جائے عیسائی ایسے خطرناک مقصد کے لئے کھڑے تھے - اور مسلمان اس مقصد کے لئے- جس کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے- کہ دُنیا پیدا ہی اس مقصد کے لئے کی گئی ہے - چنانچہ حدیث قدسی ہے - کہ

لولاک لما خلقت الافلاک

اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود نہ ہوتا - تو دُنیا پیدا ہی نہ کی جاتی ؛

اب دیکھو- ایک طرف تو ایسا مقصد تھا جس کے لئے دُنیا پیدا کی گئی- اور دوسری طرف ایسا جس سے دُنیا تباہ ہو جائے- مگر باوجود اس کے مسلمان ہارتے گئے - اور عیسائی جیتتے گئے- جس کی وجہ یہ ہے کہ گو مسلمانوں کا مقصد نیک تھا - مگر وُہ اس مقصد کے لئے جد وجہد چھوڑ بیٹھے تھے - اور دوسری طرف عیسائیوں کا مقصد بُرا تھا - مگر وُہ اس کے لئے سعی اور جد وجہد کر رہے تھے - عیسائی شرک کی تائید میں کھڑے ہُوئے - اور اپنا سب کچھ اس کے لئے قربان کر دیا - اور مسلمان توحید کی تائید کے لئے کھڑے ہُوئے - مگر اسے فراموش کر کے اور کاموں میں لگ گئے - اور آخر دُنیا کے ہر گوشہ میں انہوں نے شکست کھائی - پس اپنے مقصود کو بھلا دینا بڑی نادانی ہے - جس سے انسان کو ہمیشہ ناکامی کا مونہہ دیکھنا پڑتا ہے- جو شخص اپنے مقصد کو فراموش کر دیتا ہے وُہ گویا خود اپنے پاؤں کاٹتا ہے ؛

ہمارے سلسلہ کا مقصد

دُنیا میں نیکی اور تقوےٰ قائم کرنا ہے اور دُنیا میں اللہ تعالےٰ کی بادشاہت قائم کرنا ہے - جو نیکی اور تقوےٰ سے ہی قائم ہو سکتی ہے - یہ تو نہیں - کہ خدا تعالےٰ پہلے دُنیا کی بادشاہت سے محروم ہے - اور ہم نے اس کے لئے لنڈن کا یا دہلی کا تخت حاصل کر کے کہنا ہے - کہ لیجئے حضور یہ ہم نے آپ کے لئے حاصل کیا ہے - یہ بادشاہت تو اسے پہلے ہی حاصل ہے - وُہ جب چاہے اور جس طرح چاہے - دُنیا میں تغیر پیدا کر سکتا ہے - کوئٹہ اور بہار کے زلزلے صاف ثابت کر رہے ہیں - کہ دُنیا پر اس رنگ میں حکومت اسے حاصل ہے پس جس بادشاہت کے لئے ہمیں کھڑا کیا گیا ہے - وُہ

دلوں پر ایمان اور تقویٰ کی بادشاہت

ہے - یہی نذرانہ اور یہی ہدیہ ہے - جو ہم پیش کر سکتے ہیں - اور جس کا مطالبہ ہم سے کیا گیا ہے - اگر کسی وقت بھی ہم اس مقصود کو بھُول جائیں - تو ہماری تمام کوششیں رائگاں جائیں گی - کیونکہ وُہ غیر مقصود کے لئے ہوں گی - اس لئے ہم کبھی مقصود کو نہیں پا سکیں گے - ایک شخص لاہور جانا چاہتا ہے - مگر چلتا ہے وُہ پیاس کی طرف - تو وُہ لاہور نہیں پہونچ سکے گا - دُنیا کے گرد پچیس ہزار میل کا فاصلہ طے کرنے کے بعد ممکن ہے لاہور آ جائے - مگر یہ اور بات ہے - دُنیا میں لڑائیاں بھی ہوتی ہیں - جھگڑے بھی ہوتے ہیں - جوش اور غصہ بھی دلایا جاتا ہے - مگر کسی حالت میں بھی ہمیں اپنے مقصود کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے -

سنہ ۱۹۱۳ء میں مَیں شملہ کے مقام پر تھا - کہ مَیں نے رویا دیکھا - کہ میں ایک پہاڑی پر جانا چاہتا ہوں - کوئی کہتا ہے - کہ رستہ میں

شیطان اور ابلیس

مختلف طریقوں سے تمہیں ڈرائیں گے - مگر تم کوئی خیال نہ کرنا - اور "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" کہتے ہُوئے چلتے جانا - چنانچہ جب میں چلا - تو میں نے دیکھا - کہ قسم قسم کے وجود ظاہر ہو کر مجھے ڈراتے ہیں - کوئی تو وجُود انسان کا مگر سر ہاتھی کا ہے - کوئی شیر کا دھڑ اور سر انسان کا ہے - کہیں خالی دھڑ ہی ہیں - اور کہیں خالی سر ہی ہیں - کبھی وُہ گالیاں دیتے ہیں اور کبھی اور مختلف ذرائع سے اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں - مگر میں "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" کہتا ہُوا چلا جاتا ہوں - اور کسی کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا - اور آخر منزل مقصود پر پہنچ گیا - یہ غالباً

ستمبر سنہ ۱۹۱۳ء کا رُویا

ہے جس پر آج ۲۴ سال اور دو ماہ گزرتے ہیں - کہ مجھے اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی تھی - کہ عارضی روکوں سے اصل مقصد کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے - دشمن کا مقصد ہی یہ ہے - کہ ہمیں اپنے مقصد سے پھیر دے - ڈرا کر - لالچ دلا کر - اور گالیاں دے کر وُہ چاہتا ہے - کہ ہم اپنے مقصد کو بھُول جائیں - اور بعض لوگ اس سے متاثر ہو جاتے ہیں - اور جواب میں گالیاں دینے لگ جاتے ہیں - اس سے کئی طرح کے نقصان ہوتے ہیں - میں جماعت کے تین چار افراد کو جانتا ہوں - جن کو اسی وجہ سے ٹھوکر لگی - کہ وُہ

دشمن کی گالیوں کے جواب میں گالیاں

دیتے تھے - چنانچہ فخر الدین صاحب ملتانی نے جو بیان دیا - اس میں تسلیم کیا تھا - کہ میں نے سید عزیز اللہ صاحب کی معرفت پتہ کرایا - کہ حضرت صاحب مجھ پر کیوں ناراض ہیں - تو معلوم ہُوا - کہ میرے ان مضامین کی وجہ سے جو "فاروق" میں شائع ہوتے رہتے ہیں بجائے اس کے کہ وُہ خوش ہوتے - کہ میں ان کو نیکی کا رستہ بتاتا ہوں اس بات سے ان کے دل میں گرہ بیٹھ گئی - اگر میں دُنیا دار لوگوں کی طرح ہوتا - تو ان مضامین پر خوش ہوتا - اور ان کو شاباش دیتا - کہ تم نے خوب پیغامی جماعت کو گالیاں دیں - مگر میں اپنی ایسی تائید کو بھی پسند نہیں کرتا - جو اللہ تعالےٰ کے حکم کے خلاف ہو - اسی بات سے ان کے دل میں بال آ گیا - اور جس چیز میں بال آ جائے - وُہ آخر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہے ؛

میں نے بارہا دوستوں کو توجہ دلائی ہے - کہ ہمارا فرض ہے - کہ

اعلیٰ اخلاق

دکھائیں - میں مانتا ہوں - کہ بعض اوقات سختی کرنی پڑتی ہے - مگر اس کا رنگ اور ہوتا ہے - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی بعض اوقات سختی کی ہے - مگر وُہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے ہے - اور جب خدا تعالےٰ سختی کا حکم دے - تو نتیجہ کا بھی وہ خود ذمہ وار ہوتا ہے - جب وُہ اپنے نبی سے کہتا ہے کہ سختی کر - تو ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہے - کہ جو اس کا جواب دے گا - میں اس کا مُونہہ توڑ دُوں گا - لیکن ہمارے لئے اُس نے ایسا نہیں کہا -

نبی کی نقل شرعی اُمور میں

ضروری ہوتی ہے - لیکن خاص اُمور میں اس کی نقل کرنا بے ادبی ہے - نماز ایک عام حکم ہے - روزہ ایک عام حکم ہے - یہ

شرعی احکام

ہیں - ان میں اگر ہم نبی کی نقل نہ کریں -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو یہ گناہ ہے معاف کرنا اور عفو سے کام لینا شرعی احکام ہیں۔ ان میں نبی کی اتباع جتنی ہوسکے کرنی چاہیئے۔ لیکن اگر خدا تعالےٰ نبی سے کہے کہ دنیا کو چیلنج کرو کہ میرا مقابلہ کرے تو یہ چیلنج کوئی شرعی چیز نہیں ہوگی بلکہ خاص حکم ہوگا۔ اور اس میں اگر ہم نبی کی نقل کریں۔ تو گویا اس کا مونہہ چڑانے والے ہوں گے۔ کئی لوگ مجھے بھی کہتے ہیں۔ کہ آپ اس قسم کا چیلنج دیں۔ اور کئی نادان خود تیار ہوجاتے ہیں۔ حالانکہ یہ تو نبی کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت ہوتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نمازی تھے۔ ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہیئے کہ نمازی بنے لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین بھی تھے۔ اب کوئی کہے میں بھی خاتم النبیین بنتا ہوں۔ تو ہر کوئی اسے پاگل کہے گا۔ نماز میں روزہ میں عفو میں دوسروں سے اچھا معاملہ کرنے میں حسن سلوک میں یتیموں اور بیواؤں کی خبرگیری کرنے میں ہمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نقل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے مگر خاتم النبیین بننے میں نقل کرنا جنون ہے۔ بے ایمانی ہے۔ بعض دفعہ اللہ تعالےٰ انبیاء کو خاص حکم دیتا ہے۔ کہ تم اس اس طرح کرو۔ ان میں ان کی نقل کرنا حماقت ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرمایا۔ کہ ان سے کہہ دو۔ کہ تم ہو کیا گوہ کھانے والی بھیڑیں ہی ہو۔ اب اگر ہم بھی یہ کہتے پھریں تو بدتہذیب کہلائیں گے یا نہیں ؟ نبی تو ایک فیصلہ سناتا ہے۔ جیسے ایک مجسٹریٹ سناتا ہے۔ کہ تم چور ہو۔ اور میں تم کو چھ ماہ قید کی سزا دیتا ہوں۔ لیکن ہم ایسا نہیں کہہ سکتے۔ خواہ کوئی چور ہی ہو۔ ہم اسے چور نہیں کہہ سکتے۔ کوئی مجسٹریٹ یہ نہیں کہتا۔ کہ تم بڑے نمازی ہو۔ پرہیزگار ہو۔ اس لئے میں تم کو سزا دیتا ہوں۔ وہ چور کہہ کر ہی سزا دیتا ہے۔ لیکن اگر کوئی دوسرا کسی کو چور کہے تو اسے عیب چین اور بدگو کہا جائے گا۔ لیکن مجسٹریٹ کہتا ہے تو سب کہتے ہیں کیا انصاف کیا۔ پس انبیاء کی کسی ایسی بات کو بطور دلیل پیش نہیں کیا جاسکتا۔

میں نے

اخبار والوں کو

بارہا توجہ دلائی ہے۔ کہ سخت الفاظ کا استعمال نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر کوئی مضمون نگار اس بارہ میں دشمنوں کی نقل کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ چونکہ وہ سختی کرتے ہیں۔ اس لئے ہم بھی سختی کریں۔ تو وہ غلطی کرتا ہے۔ اس صورت میں ہم میں اور دوسروں میں فرق کیا رہے گا۔ میں ہمیشہ کسی مخالف کا نام لیتے ہوئے ساتھ صاحب کا لفظ لگاتا ہوں۔ اور عزت سے نام لیتا ہوں۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ مجھ میں غیرت نہیں۔ یا مجھے غصہ نہیں آتا۔ آتا ہے اور ضرور آتا ہے مگر میں کہتا ہوں۔ ایاز قدر خود بشناس جو رتبہ نبی کا ہے۔ وہ اسی کا ہے۔ اور ہمارا رتبہ اس کے برابر نہیں ہوسکتا۔ میں نے دیکھا ہے۔ بعض لوگ لکھتے وقت بے احتیاطی کرتے ہیں۔ مضمون لکھتے ہیں۔ تو جواب میں سخت لفظ استعمال کرتے ہیں۔ اور کہتے یہ ہیں کہ دشمن کے بیسیوں الفاظ کے جواب میں یہ ایک لفظ ہم نے لکھا ہے۔ حالانکہ وہ ایک لفظ بھی مناسب نہیں ہوتا۔ مظلومیت کا حربہ بہت بڑا حربہ ہے۔ دیکھو یزید نے حضرت امام حسین رضؓ کو گالیاں دیں۔ اور بہت ظلم کئے۔ لیکن امام حسین نے مظلومیت دکھائی۔ اور نتیجہ دیکھ لو۔ یزید کا کوئی نام بھی نہیں لیتا۔ اور حضرت امام حسین رضؓ کا آج بھی ماتم کیا جاتا ہے۔ تو

مظلومیت کا رتبہ

بڑا ہے۔ جس کی ہمارے دوستوں کو قدر کرنی چاہیئے۔ اور اگر وہ ظالموں کی صف میں کھڑا ہونے کی بجائے مظلومیت دنیا کے سامنے پیش کریں تو یہ زیادہ اچھا ہے۔ مومن تو دنیا میں آتا ہی مظلوم بننے کے لئے ہے اس کی مثال تو اس شخص کی ہوتی ہے جو دو لڑنے والوں کو چھڑاتا ہے۔ اور جسے دونوں ہی مارتے ہیں۔ اور اس طرح اس کا کام ہی مظلوم بننا ہوتا ہے۔

پس میں دوستوں کو خصوصاً اخبار والوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ سخت الفاظ استعمال نہ کیا کریں۔ اگر کسی مضمون میں کوئی سخت لفظ ہو بھی تو اسے کاٹ دیں۔

ایڈیٹر کو یہ حق ہوتا ہے

کہ وہ جو لفظ نامناسب سمجھے اسے کاٹ دے۔ اور اگر کسی کو اس پر اعتراض ہو۔ تو وہ اپنا مضمون واپس لے۔ یہ کوئی عذر نہیں۔ کہ ہم نے دشمن کی بیسیوں گالیوں کے مقابلہ میں صرف ایک آدھ لفظ ہی سخت استعمال کیا ہے۔ ہمارے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ بیسیوں گالیاں سننے کے بعد۔ چالیس۔ پچاس اور سو بلکہ ہزار کا بھی انتظار کریں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ایک دفعہ حضرت ابوبکر کے ساتھ کسی شخص کا اختلاف ہوگیا۔ وہ شخص مغلوب الغضب تھا۔ اس نے سخت الفاظ استعمال کرنے شروع کر دیئے۔ کچھ دیر حضرت ابوبکر خاموش رہے۔ مگر آخر آپ کو بھی غصہ آگیا۔ اور آپ نے بھی کوئی سخت لفظ استعمال کیا۔ اس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ ابوبکر رضؓ اس وقت تک فرشتے تمہاری طرف سے جواب دے رہے تھے۔ مگر جب دیکھا۔ کہ تم خود جواب دینے لگے ہو۔ تو وہ لوٹ گئے۔ کہ اب اس نے اپنا کام آپ سنبھال لیا ہے۔

پس اپنے مقصود کو سامنے رکھو میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ جواب نہ دو۔ جواب میں حق بات نہ کہنے والے کو بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے گونگا شیطان فرمایا ہے۔ پس جواب دو اور ضرور دو۔ مگر گالی اور سخت کلامی سے نہیں۔ بلکہ نرمی اور رفق سے۔

جب کوئی شخص غصہ میں آجائے تو دلائل بھول جاتا ہے۔ اور لفاظی پر خوش ہوتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ میں نے کیا مونہہ توڑ جواب دیا۔ حالانکہ دراصل وہ دشمن کا مونہہ توڑ نہیں رہا ہوتا۔ بلکہ اپنا ہی قلم توڑ دیتا ہے۔ پس میں یہ نہیں کہتا۔ کہ جواب مت دو۔ جواب نہ دینے والے کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے گونگا شیطان قرار دیا ہے۔ بلکہ مجھے یہ افسوس ہے۔ کہ اس وقت ہمارے بعض دوست

عملی طور پر گونگے شیطان کے مثیل

بنے ہوئے ہیں۔ ان کو بھی چاہیئے کہ سلسلہ کے لٹریچر میں مفید اضافہ کریں۔ میں صرف یہ کہتا ہوں۔ کہ سخت الفاظ استعمال نہ کریں۔ بلکہ قرآن کریم اور احادیث کے رو سے جواب دیا

(۲)

دوسرا امر جس کی طرف میں دوستوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ یہ ہے۔ کہ

تحریک جدید کے تین سال

اب ختم ہو رہے ہیں۔ جب میں نے یہ تحریک شروع کی ہے۔ اس وقت جماعت کے لئے ایک نیا صدمہ تھا اور دوستوں کے لئے یہ حیرت انگیز بات تھی۔ کہ گورنمنٹ کے بعض افسر بھی ہمارے خلاف ہوگئے تھے۔ اس نے ان کی آنکھیں کھول دی تھیں۔ اور انہوں نے سمجھ لیا تھا۔ کہ ہمارا یہ خیال غلط ہے۔ کہ ہمارے لئے یہی مقدر ہے۔ کہ ہم امن سے اپنا کام کرتے جائیں گے۔ سرکاری حکام کا یہ

225

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلوک اس قدر آنکھیں کھو لنے والا تھا۔ کہ بہت سے سوئے ہوئے بیدار ہوگئے۔ اور لازمی طور پر ہماری بیداری کے ساتھ ہمارے دُشمن بھی بیدار ہوئے خواہ وُہ حکام میں سے تھے۔ خواہ احرار میں سے۔ اور خواہ دُوسرے مولویوں میں سے۔ انہوں نے باہر سے بھی ہم پر حملے کرنے شروع کئے اور اندرونی طور پر بھی۔ ہم میں سے بعض کو اپنے ساتھ ملانا چاہا۔

Divide & Rule.

ایک پُرانا اصولِ حکمرانی ہے۔ روسن حکومت کی بنیاد اسی اصُول پر تھی۔ یعنی

محکوموں میں باہم تفریق پیدا کرو

اور ان پر حکومت کرتے جاؤ۔ اور بعض انگریز سیاستدانوں نے تسلیم کیا ہے۔ کہ ان کی حکومت کی بنیاد بھی اسی اصل پر ہے۔ چنانچہ اس اصل کے ماتحت ہم میں سے بعض لوگوں کے اندر بھی منافقت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ چنانچہ پنجاب کے جیلوں کے ایک بڑے افسر کے ذریعہ بالواسطہ طور پر مجھے معلوم ہوا۔ یعنی اس نے ایک معزز احمدی افسر کو بتایا ہے۔ کہ احرار کے ایک اہم اور ذمہ وار قیدی نے اسے ۱۹۳۵ء میں کہا۔ کہ یہ مت خیال کرو۔ قادیان کے خلاف ہماری تحریک ناکام ہوئی ہے۔ بلکہ ہم نے ان میں سے بیس پچیس آدمی اپنے ساتھ ملا لئے ہیں۔ اور اس طرح

جماعت کے اندر تفرقہ

پیدا کر چکے ہیں۔ یہ ۱۹۳۵ء کی بات ہے مگر یہ تدبیریں انہوں نے انسانوں کی طاقت کا اندازہ کر کے کی تھیں۔ خدائی طاقتوں کا ان کو علم نہ تھا۔ انسانی طاقتوں کو نقصان پہونچانے کے لئے یہ اصول بے شک صحیح ہے۔ مگر خدائی طاقتوں کے لئے نہیں۔ کیونکہ خدائی طاقتوں کی جڑ خود خدا تعالٰے ہوتا ہے۔ اور انسان محض فروع ہوتے ہیں۔ اور جب درخت کی جڑ کٹ جائے۔ تو اسے نقصان پہونچتا ہے لیکن شاخیں کاٹنے سے اکثر درخت

پھیلتا ہے۔ بلکہ بعض درخت تو ترقی ہی اس طرح کرتے ہیں۔ کہ ان کی شاخیں کاٹی جائیں۔ ہمارے مخالفوں نے سمجھا تھا۔ کہ یہ انسانی کام ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں۔ وُہ اگر بیس پچیس تو کیا۔ دس لاکھ کو بھی گمراہ کر لیتے۔ بلکہ ساری جماعت کو بھی اگر گمراہ کر لیتے۔ تو بھی اس درخت کو کوئی نقصان نہیں پہونچا سکتے تھے۔ کیونکہ اس کی جڑ خدا تعالٰے ہے پس پہلی شاخیں کٹتے ہی اس میں سے نئی شاخیں نکل آتیں۔ کئی درخت ایسے ہوتے ہیں۔ کہ جڑ سے کاٹنے پر بھی دوبارہ پھوٹ آتے ہیں۔ نیکی کا بیج جو انبیاء کے ذریعہ بویا جاتا ہے۔ وُہ بھی اسی قسم کا کشت ہوتا ہے۔ تم اسے کاٹ دیتے ہو۔ مگر وُہ پھر نکلتا ہے۔ تم اسے زمین کے اندر گھس کر بھی کاٹ دو۔ پھر بھی وُہ قائم رہتا ہے۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب یہ درخت نہیں اُگ سکتا۔ مگر خدا تعالٰے پھر بھی اس میں سے نیا شگوفہ نکال دیتا ہے۔

تو دُشمنوں نے ہم پر حملے کئے۔ اور ہمیں متواتر تین سال تک ان کا مقابلہ کرنا پڑا۔ اور ان کے جواب کے لئے اور جماعت کو اس نئے رستہ پر ڈالنے کے لئے میں نے یہ تحریک شروع کی۔ جو اس لحاظ سے تحریک جدید ہے۔ کہ اسے اب شروع کیا گیا۔ ورنہ وُہ قرآن کریم میں موجود ہے۔ اس تحریک کے ماتحت

ہم نے کئی نئے تجربے کئے

ہیں۔ کئی نئے مشن قائم کئے گئے اور یہ نیا تجربہ تھا۔ میں نے تحریک کی تھی۔ کہ نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں۔ اور باہر نکل جائیں۔ یہ بھی نیا تجربہ تھا۔ دوست اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ یہ بھی نیا تجربہ تھا۔ تجارت شروع کی جائے۔ یہ بھی نیا تجربہ تھا۔ پھر صنعتی اداروں کا اجرا بھی نیا تجربہ تھا۔ اور اللہ تعالٰے کے فضل سے ہمیں ان سب میں کم و بیش کامیابی ہُوئی۔

سینکڑوں نوجوانوں نے اپنی زندگیاں وقف کیں

اور بیسیوں باہر نکل گئے۔ کوئی کہیں چلا گیا۔ اور کوئی کہیں۔ بعض تین تین سال سے بمبئی اور کراچی میں بیٹھے ہیں۔ وُہ کسی بیرونی ملک میں جانے کے ارادہ سے گھروں سے نکلے تھے۔ لیکن چونکہ اب تک کوئی صورت نہیں بن سکی۔ اس لئے ابھی تک اسی کوشش میں لگے ہُوئے ہیں۔ ان کے والدین چٹھیاں لکھتے ہیں۔ مجھ سے بھی سفارشیں کراتے ہیں۔ مگر وُہ یہی التجا کرتے ہیں کہ جو ارادہ ایک دفعہ کر لیا۔ اب اسے پورا کرنے کی اجازت دی جائے۔ بعض ان میں سے اتنے چھوٹی عمر کے ہیں۔ کہ ابھی داڑھی مونچھ تک نہیں نکلی مگر اس راہ میں وہ ٹھوکریں تک اٹھاتے ہیں۔ پھر بعض نوجوان بیرونی ممالک میں پہونچ گئے ہیں۔ اور وہاں بھی کئی نئے تجربے ہمیں حاصل ہُوئے ہیں۔ آپ لوگوں کو معلوم ہوگا۔ کہ میں نے کہا تھا۔ کہ ہم نے اپنے لئے مدنی طبع لوگوں کی تلاش کرنی ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں اب تک مختلف ممالک میں قریباً پندرہ مشن ہمارے قائم ہو چکے ہیں امریکہ۔ اٹلی۔ ہنگری۔ پولینڈ یوگوسلاویہ یہ مشن البانیہ کے لئے ہے۔ لیکن چونکہ البانوی حکومت نے ہمارے مبلغ کو نکال دیا تھا۔ وُہ وہاں کام کر رہا ہے فلسطین۔ جاوا۔ سٹریٹ سیٹلمنٹ۔ جاپان۔ چین۔ افریقہ ان میں سے کئی مبلغ ایسے ہیں۔ جو ہمارے خرچ پر گئے ہیں۔ کئی اپنے خرچ پر گئے ہیں۔ بعض تجارتوں کے ذریعہ سے اچھے گزارے کر رہے ہیں۔ اور بہت خوش ہیں۔ بعض ابھی مشکلات میں ہیں اور مختلف ممالک کے متعلق بھی ہمیں نئے تجربے ہُوئے ہیں۔ مشرقی ممالک میں سوائے جاوا۔ سماٹرا۔ اور سٹریٹس سٹلمنٹ کے ہمیں ابھی کامیابی نہیں ہوئی۔ چین اور جاپان میں ابھی تک بالکل کامیابی نہیں ہوئی۔ بلکہ تازہ اطلاع

جو آج ہی بذریعہ تار مجھے ملی ہے۔ یہ ہے۔ کہ جاپانی گورنمنٹ نے صُوفی عبدالقدیر صاحب کو قید کر لیا ہے۔ اور ضمناً میں ان کے لئے دُعا کی تحریک بھی کرتا ہوں۔ اس کے متعلق ہم اب تحقیقات کرائیں گے۔ کہ ایسا کیوں ہوا ہے۔ لیکن بہر حال چوتھے سال کے ابتدا میں یہ واقعہ بھی اللہ تعالٰے کی طرف سے ایک قسم کا انذار ہے۔ کہ سب حالات پر غور کر کے ہمیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اس قسم کی مشکلات بھی تبلیغ کے رستہ میں حائل ہوں گی۔

صُوفی عبدالقدیر صاحب

تحریک جدید کے تجارتی صیغہ کے نمائندہ تھے۔ گویا وُہ باقاعدہ مبلغ نہیں تھے۔ اور ابھی زبان ہی سیکھ رہے تھے۔ اور اب تو ان کی واپسی کا حکم بھی جاری ہو چکا تھا کیونکہ دوسرے مبلغ یعنی مولوی عبدالغفور صاحب برادر مولوی ابو العطاء صاحب وہاں جا چکے ہیں۔ تو تجارتی اغراض کے ماتحت جانے والے ایک احمدی کے لئے جب اس قدر مشکلات ہیں تو تبلیغ کے لئے جانے والوں کے لئے کس قدر ہوں گی۔ جہاں تک معلوم ہو سکا ہے۔ ان پر الزام یہ لگایا گیا ہے۔ کہ وُہ جاپانی گورنمنٹ کے مخالف ہیں۔ اور یہ بھی ہمارے لئے ایک نیا تجربہ ہے۔ انگریز ہمیں کہتے ہیں۔ کہ تم ہمارے خلاف ہو۔ اور دوسری حکومتیں یہ کہتی ہیں۔ کہ تم انگریزوں کے خیر خواہ ہو۔ بہر حال یہ سب نئے تجربے ہیں۔ جو ہمیں حاصل ہو رہے ہیں۔ اور ان سے پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ کس کس قسم کی روکاوٹیں ہمارے رستہ میں پیدا ہونے والی ہیں۔ پھر ایک نیا تجربہ یہ ہوا ہے۔ کہ امریکن گورنمنٹ نے ہمارے مبلغ محمد ابراہیم صاحب ناصر کو اس بنا پر داخل ہونے کی اجازت نہیں دی کہ وُہ ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کے قائل ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو ہمیں ان مبلغوں کے ذریعہ سے نئی نئی مشکلات کا علم ہوا ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی کئی باتیں ہیں۔ جن سے

جماعت کے اندر بیداری

پیدا ہوئی ہے۔ سادہ زندگی ہے۔ سنیما اور تھیٹروں وغیرہ کی ممانعت ہے۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کا حکم ہے۔ اس سے قوم میں نئی روح پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ سب ایسی چیزیں ہیں۔ کہ ان کے بغیر کوئی قوم قوم ہی نہیں بن سکتی ؛

دنیا میں دو قسم کی رفتاریں ہیں ایک تو یہ کہ جہاز کسی منزل کو سامنے رکھ کر چلے۔ اور دوسری یہ کہ ایک شہتیر پانی میں بہا جا رہا ہو۔ پانی جس طرف لے جائے۔ وہ ادھر ہی چل پڑے۔ ہم نے جماعت میں صرف روانی نہیں پیدا کرنی۔ بلکہ جہاز والی روانی پیدا کرنی ہے۔ ہمارے لئے ضروری ہے۔ کہ جماعت کے لئے کوئی مقصود قرار دیں۔ اور مراقبہ کرتے رہیں۔ کہ ہماری روانی جہاز والی ہے یا شہتیر والی۔ اگر ہم الٰہی جماعت ہیں تو ہمارا فرض ہے۔ کہ ایک مقصود کو سامنے رکھ کر جہاز کو اس لائن پر چلائیں کہ خدا تعالےٰ کی مقرر کردہ منزل پر پہونچ سکیں۔ اور تحریک جدید سے میری غرض یہی ہے۔ کہ جن امور کی طرف جماعت کو توجہ کی ضرورت ہے اور ابھی اس طرف دھیان نہیں۔ اس طرف جماعت کو متوجہ کیا جائے۔ اور ہوشیار کیا جائے۔ تا ہم اسلامی نظام کی روح کو قائم کریں۔ اس میں شک نہیں کہ نظام حکومت سے کامل ہوتا ہے۔ مگر جب تک حکومتوں کو مسلمان بنانے میں ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اس وقت تک جتنا بھی اسلامی نظام ہم قائم کر سکتے ہیں اتنا ہی کام ہمیں کرتے رہنا چاہیئے۔ اور ایسا کرنے میں کسی شخصیت کی پروا نہ کرنی چاہیئے۔ اگر ایک بادشاہ بھی ہمارے ساتھ شامل ہے۔ مگر ہمارے ساتھ نہیں چلتا۔ تو اسے ایک گندہ عضو سمجھ کر الگ کر دینا چاہیئے۔ اور اس بات کو بالکل بھول جانا چاہیئے۔ کہ یہ جماعت بڑوں اور چھوٹوں اور عالموں اور جاہلوں کی جماعت ہے۔ اور صرف ایک ہی بات کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ

یہ خدا تعالےٰ کی جماعت ہے

اگر کوئی آدمی بڑا ہے۔ اور وہ نظام کی پروا نہیں کرتا۔ تو اسے بھی الگ کر دیں۔ اور اگر کوئی چھوٹا ہے۔ جو ایسا ہے تو اسے بھی الگ کر دیں۔ اگر کوئی جاہل ہمارے ساتھ نہیں چلتا تو اسے بھی الگ کر دیں۔ اور اگر کوئی عالم نہیں چلتا تو اسے بھی۔ مجھ سے ایک دفعہ ایک شخص نے سوال کیا۔ چونکہ اب وہ فوت ہو چکے ہیں۔ میں ان کا نام بھی لے دیتا ہوں۔ وہ صاحب شیخ غلام احمد صاحب واعظ مرحوم تھے۔ انہوں نے مجھ سے سوال کیا۔ کہ آپ کے نزدیک کن لوگوں سے تعلق رکھنے میں جماعت کی مضبوطی ہو سکتی ہے۔ امیروں سے یا غریبوں سے۔ یہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ کے آخری ایام کی بات ہے۔ انہوں نے صوفیانہ رنگ میں یہ سوال کیا۔ میں نے انہیں جواب میں لکھا۔ کہ جماعت کی مضبوطی ان لوگوں کے ساتھ تعلق رکھنے سے ہو سکتی ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے ہوں۔ خواہ وہ امیر ہوں یا غریب۔ کئی دفعہ خدا تعالےٰ کے سلسلہ کا کام کرنے والا ایک غریب ہوتا ہے۔ اور کئی دفعہ امیر۔ کسی کو کیا پتہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ترقی کس کے لئے مقدر کی ہوئی ہے۔ پس جو خدا تعالےٰ کا ہے وہی ہمارا ہے۔ اگر امیر خدا تعالےٰ کا ہے تو ہمارے سر آنکھوں پر۔ اور اگر غریب ہے تو وہ ہمارے سر آنکھوں پر۔ اور

جو خدا کا نہیں اسے ہمارا اسلام ہے

ہم نہ سوشلسٹ ہیں کہ غریبوں کو ابھارنا ہمارا کام ہو۔ اور نہ کیپٹلسٹ ہیں۔ کہ سرمایہ داروں کی مدد کریں۔ ہماری جماعت کوئی کسان سوونٹ نہیں کہ ہم کسانوں کے لئے اپنی سعی کو وقف کر دیں۔ اور نہ یہ کیپٹلسٹوں کی سوسائٹی ہے۔ کہ تاجروں اور طاقتوروں کی مدد کریں۔ جو لوگ اس قسم کی باتوں میں پڑتے ہیں۔ وہ ہمیشہ نقصان اٹھاتے ہیں۔ یہاں بھی بعض لوگ ایسی باتیں کرتے رہتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ یہاں غریبوں کی کوئی قدر نہیں۔ اور کوئی کہتا ہے۔ کہ یہاں کسی بڑے چھوٹے کی عزت ہی نہیں۔ حالانکہ ایسی باتیں کرنے والوں میں خود استقلال نہیں ہوتا۔ جو کہتے ہیں۔ کہ غریبوں کو کوئی نہیں پوچھتا۔ جب مصری صاحب کا فتنہ اٹھا۔ تو یہی کہتے تھے۔ کہ دیکھو جی اتنے بڑے آدمی کی پروا نہیں کی گئی۔ ایسے لوگوں کو صرف باتیں کرنے کی عادت ہوتی ہے حقیقت کو وہ نہیں سمجھتے۔ جو شخص خدا تعالےٰ کے سلسلہ کے لئے مفید ہے۔ ہم اسے اونچا کرتے ہیں۔ اور جو مضر ہے اسے الگ کر دیتے ہیں۔ صرف یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ جدا کرنا ظلم کے رنگ میں نہ ہو۔ بلکہ خیر خواہی کے رنگ میں ہو دانت آدمی ہمیشہ رنج سے ہی نکلواتا ہے۔ وہ اس کے جسم کا حصہ ہوتا ہے۔ مگر وہ مجبور ہوتا ہے۔ اسی طرح ہم بھی جسے نکالتے ہیں افسردہ دلی کے ساتھ ہی نکالتے ہیں۔ خوشی سے نہیں۔ ہمارے دل غمگین ہوتے ہیں۔ کہ جو چیز ہماری تھی۔ وہ اب ہماری نہیں رہی۔ پس چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ کی محبت ہمارے دل میں ایسی ہو۔ کہ ہم کہیں جس کی وجہ سے ہمیں درد پہونچا ہے۔ وہ سب سے بڑا ہے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی وفات پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک نظم لکھی۔ جسکا ایک مصرعہ یہ ہے کہ ع

بلانیوالا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

یعنے بے شک مبارک احمد کی وفات کا صدمہ بڑا ہے۔ مگر اسے دل جس نے اسے اپنے پاس بلایا ہے۔ وہ اس سے بھی زیادہ پیارا ہے۔ یہی وہ

حقیقی معرفت کا مقام

ہے۔ جو مومن کو حاصل کرنا چاہیئے۔ جو شخص سچائی کو چھوڑتا ہے۔ اسے دلیری کے ساتھ مگر افسردگی کے جذبات کے ساتھ الگ کر دیا جائے ؛

یہ تحریک ابتداءً تین سال کے لئے تھی۔ اور یہ تین سال تجربہ کے تھے۔ اور اس کے شروع میں ہی میں نے کہہ دیا تھا۔ کہ یہ نہ سمجھو۔ کہ یہ ختم ہو جائے گی۔ بلکہ تین سال کے بعد یہ اس سے بھی زیادہ تعہد کے ساتھ جاری ہوگی۔ اور زیادہ گراں اور بوجھل سکیم پیش کی جائے گی۔ آج میں اس نئی تحریک کو بیان تو نہیں کرتا۔ صرف احباب جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے نفسوں پر غور کریں۔ کہ ان تین سالوں میں انہوں نے اس پر عمل کیا ہے یا نہیں۔ اور اگر کیا ہے۔ تو اس کا کیا نتیجہ ہوا۔ اور اگر نہیں کیا۔ تو وہ سوچیں۔ کہ انہوں نے بیعت ہی کیوں کی ہوئی ہے۔ جو شخص بیعت میں شامل ہوتا ہے۔ وہ اسی لئے ہوتا ہے۔ کہ میں کچھ سیکھوں۔ اور اس کے باوجود اگر وہ بے پروائی کرتا ہے۔ تو اس کے صاف معنے ہیں۔ کہ وہ مجھے اپنا استاد بنا کر اور ہاتھ میں ہاتھ دے کر بھی دنیا کو دھوکا دے رہا ہے

نذیر سیونگ مشین کمپنی رنگ محل لاہور میں ہر قسم کی مشینوں کی مرمت اور سکنڈ ہینڈ مشینوں کی خرید و فروخت کا انتظام اعلےٰ پیمانہ پر موجود ہے ؛

226

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اپنے نفس کو بھی دھوکا دے رہا ہے۔ سکول میں جا کر وہی لڑکا کچھ سیکھ سکتا ہے۔ جو سمجھتا ہے کہ استاد مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ اور اس کی عزت اور احترام کرتا ہے۔ اسی طرح خلافت ایک مدرسہ ہے۔ اور خلیفہ استاد ہے۔ اور جو یہ خیال کرتا ہے۔ کہ یہ استاد مجھے کچھ نہیں سکھا سکتا۔ اس کا اس مدرسہ میں داخل ہونا فضول ہے۔

پس میں نے جو تحریک کی تھی۔ ہر شخص کو چاہیئے۔ کہ دیکھے اس پر عمل کرنے سے مجھے

فائدہ ہوا ہے یا نقصان

اگر اسے نقصان نظر آئے۔ اور وہ سمجھے کہ اس پر عمل کر کے وہ خدا تعالےٰ سے دور ہو گیا ہے۔ تو اُسے چاہیئے۔ کہ الگ ہو جائے مثلاً میں نے کہا تھا۔ کہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالو۔ ایک ہی کھانا کھاؤ کپڑوں میں کمی کرو۔ یہ نہیں کہ امراء بھی کھدر پہنیں۔ بلکہ یہ کہ جو چار کوٹ بنواتا تھا وہ اب تین ہی بنوائے۔ اور جو تین بنواتا تھا۔ وہ دو سے ہی گزارہ کرے۔ اور جو پیسے بچیں۔ وہ غریبوں پر خرچ کرے۔ یا مثلاً سینما میں کوئی نہ جائے۔ اب ہر شخص غور کرے۔ کہ ان باتوں پر عمل کرنے سے اس کی روحانیت پر ضرب لگی ہے۔ یا ترقی میں مدد ملی ہے۔ اگر وہ سمجھے کہ ضرب لگی ہے۔ تو پھر وہ اس امر پر غور کرے۔ کہ اس کا میرے ہاتھ میں ہاتھ دینا کس کام کا۔ اور اگر سمجھے کہ فائدہ ہوا ہے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ پھر آئندہ پیش ہونے والی سکیم پر عمل کرنے کیلئے تیار رہو جائے۔ اور اگر وہ دیکھے کہ تحریک تو مفید تھی۔ مگر اس نے عمل نہیں کیا۔ تو پھر اسے غور کرنا چاہیئے کہ جو شخص چشمہ پر بیٹھنے کے باوجود پانی نہیں پیتا۔ وہ کس قدر بے وقوف ہے

پس جن کو فائدہ ہوا ہے۔ وہ پہلے سے زیادہ عمل کرنے کے لئے تیار رہو جائیں اور جس نے عمل ہی نہیں کیا۔ وہ اپنی اصلاح کرے۔

اس کے علاوہ دوستوں کو چاہیئے کہ

اپنے وعدے جلد پورے کریں

اس سال قادیان کی جماعت پر بھی بقایا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اقتصادی تغیرات ہوئے ہیں۔ ان کی تنخواہیں پہلے ہی کم تھیں۔ اور اس سال ان میں بھی تخفیف کر دی گئی ہے۔ پھر غلہ بھی گراں رہا ہے۔ مگر مومن کے وعدے ایسے نہیں ہوتے کہ ایسی باتیں ان کے پورا ہونے میں روک بن سکیں۔ لاہور کی جماعت بھی اپنے وعدوں کو پورا کرنے میں اچھی ثابت نہیں ہوئی۔ پھر ہندوستان کے باہر کی جماعتوں کے ذمہ ۔/۲۵۰۰۰ کی رقم بقایا ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ ابھی ان کی مدت جون ۱۹۳۸ء تک ہے مگر رقم بھی ابھی بہت زیادہ ہے۔ اور ان کے بقائے ان کو مجرم نہیں تو سست ضرور ثابت کرتے ہیں۔

پس انہیں چاہیئے کہ وعدے پورے کرنے کی طرف جلد توجہ کریں۔ اسی طرح ہندوستان کی اکثر جماعتوں کے ذمہ ابھی بقائے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ بقائے جلد ادا کریں۔ جو شخص پہلا قدم صحیح اٹھاتا ہے۔ اسے اگلا قدم بھی صحیح طور پر اٹھانے کی توفیق ملتی ہے۔ اس لئے دوستوں کو چاہیئے کہ اپنے بقائے صاف کریں۔ تا اللہ تعالےٰ انہیں آئندہ اور نیکیوں کی توفیق دے۔

آخر میں مَیں پھر دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اپنی زندگیوں کو

عملی زندگیاں

بناؤ۔ اب خالی دعووں کا وقت گزر چکا ایسا نمونہ دکھاؤ۔ کہ دشمن کے دل میں بھی یہ لالچ پیدا ہو۔ کہ کاش ہم بھی ایسے ہی ہوں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ **ربما یود الذین کفروا لو کانو مسلمین** یعنی کئی دفعہ کافروں کے دل میں بھی یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ یہ ایسے اچھے لوگ ہیں۔ اور دنیا کے بہترین وجود ہیں۔ کاش ہم بھی ایسے ہوتے۔ یہی وہ مقام ہے جس پر پہنچکر کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ جس دن کفار کے دل میں یہ خواہش پیدا ہو۔ جس دن اردگرد کے لوگ ہندو سکھ غیر احمدی ہمارے اعمال نظام تقوےٰ اور صداقت کو دیکھکر یہ خیال کریں۔ کہ کاش ہم بھی ایسے ہوں۔ اس دن اور صرف اس دن خدا تعالےٰ کی بادشاہت دنیا میں قائم ہو گی ؛

تحریک جدید کے تیسرے سال کا اختتام

صرف چند یوم باقی رہ گئے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے پہلے "سہ سالہ دور" میں جو مالی مطالبات مخلصین جماعت سے کئے۔ ان کو جس اخلاص اور محبت سے ایک دوسرے سے بڑھ کر احباب نے پورا کیا۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے جس خوشی اور انشراح صدر سے ان پر عمل کیا۔ اس کی نظیر سوائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے اور کسی زمانہ میں نہیں ملتی۔

دوستوں کو معلوم ہے کہ "تحریک جدید" کے "سہ سالہ دور اول" کے ختم ہونے میں اب صرف چند یوم کا وقفہ رہگیا ہے اور ابھی بعض دوست ایسے ہیں کہ جن کا وعدہ ابھی سو فیصدی پورا نہیں ہوا۔ چونکہ "تحریک جدید" کے وعدے اپنی خوشی اور مرضی سے اس تبلیغی جنگ میں شامل ہونے کیلئے کئے گئے جو اسلام اور احمدیت کے معاندین کے ساتھ جاری ہے۔ اس لئے ان وعدوں کا وقت کے اندر پورا ہونا ضروری ہے۔ پس وہ احباب جن کا وعدہ سو فیصدی ابھی تک پورا نہیں ہوا۔ ان چند یوم میں انتہائی کوشش فرمائیں کہ یکم دسمبر تک وعدہ پورا ہو جائے۔

نیز وہ احباب جنہوں نے سال اول یا دوم میں وعدہ کیا۔ مگر باوجود شدید خواہش کے وہ اب تک پورا نہیں کر سکے انہیں بھی چاہیئے۔ کہ وہ "تحریک جدید" کا "سہ سالہ دور" ختم ہونے سے پیشتر اپنے وعدوں کے پورا کرنے کی کوشش کریں۔ احباب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ "دفتر فنانشل سیکرٹری تحریک جدید" کا اب تک یہ دستور العمل رہا ہے۔ کہ وہ وعدہ پورا کرنیوالوں کے نام معہ ان کی رقم کے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کیلئے پیش کردے مگر اب "پہلے سہ سالہ دور" کے ختم ہونے پر دسمبر ۱۹۳۷ء کے پہلے ہفتہ کے بعد انشاء اللہ ان دوستوں کی فہرست پیش کریگا جن کا وعدہ آخر سال یعنی یکم دسمبر ۱۹۳۷ء تک ادا کرنیکا تھا۔ مگر وہ اسے پورا نہیں کر سکے

پس دوستوں کو چاہیئے پوری کوشش فرمائیں کہ وقت کے اندر ان کا وعدہ پورا ہو جائے تاکہ ان کا نام پیچھے رہ جانے والوں کی فہرست میں حضور کے پیش نہ ہو بلکہ آگے بڑھ کر قربانی

متعدد تکلیف دہ امراض کیلئے

عرق نور رجسٹرڈ

اپنی حیرت انگیز زود اثری کے باعث حد درجہ مقبول ہو چکا ہے۔ اگر آپ کو یا آپ کے کسی عزیز کو بڑھی ہوئی تلی ضعف جگر یا معدہ کمی بھوک کمزوری مثانہ۔ یرقان دائمی قبض پرانا بخار۔ یا پرانی کھانسی جیسے امراض سے تکلیف ہو تو اس کیلئے **عرق نور اکسیر اعظم** ثابت ہو گا۔

عورتوں کے تمام پوشیدہ امراض خصوصاً بانجھ پن اور اٹھرا کیلئے مجرب المجرب دوا ہے ماہواری خرابی قلت خون اور درد کو دور کر کے رحم کو قابل تولید بناتا ہے۔ مصفی خون ہونے کے علاوہ اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی یا پیکٹ عہ مکمل خوراک ستے علاوہ محصولڈاک دیگر ادویات کی فہرست مفت طلب فرمائیں

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور قادیان پنجاب

نورِ نظر یا اولاد نرینہ

یہ وہ مجرب نما اور کیمیائی نسخہ حضرت حکیم الامت حافظ مولوی حاجی **نور الدین اعظم** رضی اللہ تعالےٰ و سلم کے خاص برکات و مجربات میں سے ہے۔ کہ اس کو جس کسی نے بھی استعمال کیا ہے۔ اپنی مراد سے محروم نہیں رہا ہے۔ چنانچہ حضرت والا شان خان محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ نے بھی ارقام فرمایا ہے۔ کہ "نور نظر خود حضرت خلیفۃ المسیح اول نے میرے گھر دیا۔ میرا تجربہ شدہ اور بعض لوگوں کو دیا۔ مجرب ثابت ہوا" قیمت یکصد خوراک مبلغ عہ علاوہ محصول؛ المشتہر: **فیض عام میڈیکل ہال قادیان**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تحریک جدید کے متعلق مخلصین کی قابل رشک مثالیں

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ میں بہت سے ایسے دوست پائے جاتے ہیں۔ جو خود فاقہ برداشت کرتے اور اپنے بیوی بچوں کو تنگی میں دیکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے مالی قربانی کرتے ہیں۔ تحریک جدید کے سال سوم کے متعلق دیکھا گیا۔ کہ جو دوست باوجود خواہش اور کوشش کے دوران سال میں چندہ ادا نہ کر سکے۔ وہ میعاد ختم ہونے سے قبل قرض اٹھا کر بھی وعدے پورے کر رہے ہیں۔ ذیل میں چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید۔ قادیان)

(۱) میاں غلام محمد صاحب اختر لاہور سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں لکھتے ہیں۔

یہ تو ممکن ہی نہ تھا۔ کہ ہمارا مربی و محسن آقا ہمیں دین کی خدمت کے لئے ہماری فلاح کے لئے بلاتے اور ہم چپ ہو رہیں۔ حضور کو جو درد اور دکھ محسوس ہو رہا ہے۔ وہ صرف ہماری نالائقیوں اور ناسپاسیوں کی وجہ سے ہے۔ اور ہماری ہی خاطر حضور نے یہ سب بار اٹھا رکھا ہے۔ کہ کمزوروں کو ابھار کر سلسلہ کی خدمت کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔ ورنہ حضور کا تو اپنے پیارے خدا پر اتنا بھروسہ ہے۔ کہ اگر ساری دنیا حضور کو خدانخواستہ چھوڑ دے۔ تو خدا تعالیٰ حضور کو ناکام نہیں ہونے دے گا۔

سیدی! اگر شومئے قسمت سے کوئی منافق یہ خیال کرتا ہے۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ اس کی امداد کا محتاج ہے۔ تو وہ غلطی پر ہی نہیں۔ بلکہ وہ خدا کے غضب کو بھی بھڑکانے کے لئے چیلنج دیتا ہے اور ایسے غلط خیالات کی بنا پر کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں رہ سکتا ہے۔ اس زبردست احسان کو مد نظر رکھتے ہوئے جو حضور ہم پر کر رہے ہیں۔ حضور کا یہ ادنیٰ غلام دست بستہ مبلغ -/۲۴۵ روپے حضور کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اور استدعا کرتا ہے۔ کہ حضور اس مقروض غلام کی اس حقیر سی رقم کو ازراہ ذرہ نوازی قبول فرمائیں۔

(۲) مرزا احمد بیگ صاحب دہلی سے لکھتے ہیں۔

بتوفیق ایزدی وعدہ -/۱۷۰ کا جو میں نے تیسرے سال کا کیا تھا۔ آج پورا کر دیا ہے۔ الحمد للہ۔ اس دفعہ چندہ تحریک جدید کے ادا کرنے کی بظاہر کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے اس کی ادائیگی کی توفیق دی اور صورت بنا دی۔ حالت یہ ہے کہ اس وعدہ کے پورا کرنے کے بعد میرے گھر میں ایک پیسہ بھی نہیں سارا مہینہ ہی قرض پر گذارنا ہے۔ بلکہ دارالانوار کی قسط اور وصیت کا ماہوار چندہ بھی قرض لے کر ادا کرنا پڑیگا۔ ان حالات میں سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور خاص دعا کے لئے عرض ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس حقیر رقم کو قبول فرما کر اپنے فضل کی بارش برسائے اور ان تنگیوں کو فراخیوں سے بدل دے آمین

تمام جماعتوں سے ضروری درخواست

تمام جماعتوں سے پرزور درخواست کی جاتی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا "خطبہ جمعہ" مورخہ ۵ نومبر ۳۷ء حتی الوسع تمام احباب کو جمع کر کے لفظ بلفظ سنایا جائے۔ تاکہ ان چند دنوں کے وقفہ میں مخلصین اپنے وعدوں کو سو فی صدی پورا کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اس بارے میں ارشاد فرما چکے ہیں۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

ضروری اعلان

یہ خطبہ نمبر ان جماعتوں میں بھیجا جا رہا ہے۔ جو الفضل کی خریدار نہیں ایسی جماعتوں کو سمجھ لینا چاہئے۔ کہ یہ خطبہ نمبر تحریک جدید کی طرف سے اس لئے ان کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ اپنی جماعت کے وعدوں کو یکم دسمبر ۱۹۳۷ء تک سو فی صدی پورا کر دیں

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

افسوسناک انتقال ۱۵ نومبر میرے چچا زاد بھائی شیخ رحمت اللہ صاحب ولد خانصاحب شیخ نعمت اللہ صاحب برادر انسپکٹر ریلوے حال رخصتی وزیر آباد بقضائے الٰہی

صرف دو روپیہ آٹھ آنہ (۲/۸) میں پانچ گھڑیاں

تین عدد ڈمی ریسٹ واچ ایک عدد ڈمی پاکٹ واچ۔ ایک عدد اصلی جرمن ٹائم پیس گارنٹی دس سال

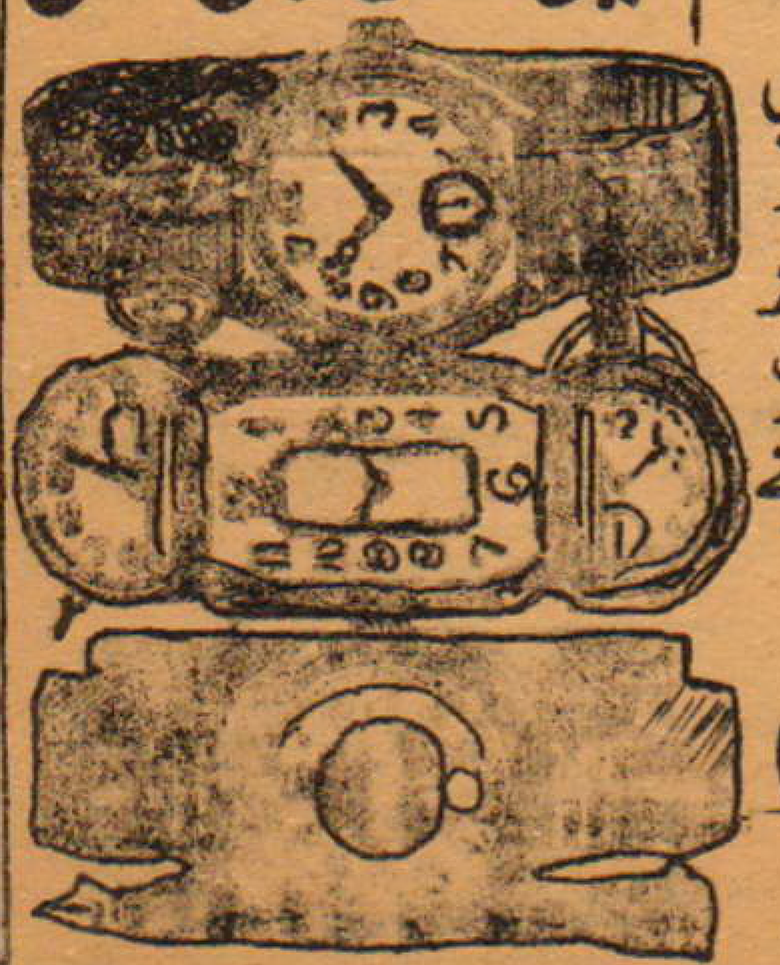

یہ گھڑیاں ہم نے خاص طور پر ولایت سے بڑی بھاری تعداد میں منگوائی ہیں صرف دس ہزار گھڑیاں اس رعایتی قیمت پر فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس لئے جلدی کریں۔ ورنہ یہ موقع بار بار ہاتھ نہیں آئے گا۔ گھڑیوں کے ساتھ ایک فاؤنٹین پین معہ ۱۴ کیرٹ رولڈ گولڈ نب اصلی ٹھنڈی عینک ایک خوبصورت موتیوں کا ہار مفت دیا جائے گا۔ محصول ڈاک علاوہ۔ پیکنگ علاوہ ناپسند ہونے پر قیمت واپس۔

مینیجر جرمن ٹریڈنگ کمپنی (۱۱) پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور (۲/۱)

رمضان المبارک کی خوشی میں خاص رعایت

عرق ماء اللحم عنبری آتشہ

یہ خاص الخاص عرق اعضائے رئیسہ کو قوت دے کر صالح خون کثرت سے پیدا کرتا ہے۔ رمضان المبارک میں افطاری کے وقت پانچ تولہ عرق ایک پاؤ دودھ میں دو تولہ خالص شہد ڈال کر استعمال فرمائیں۔ اور ایک تولہ حلوا مقوی کھائیں جسمانی کمزوری دور ہو جائے گی۔ اور فرحت و انبساط کی لہریں محسوس ہوں گی۔ عرق ماء اللحم فی بوتل للعہ صرف رمضان میں رعایتی قیمت ۸؍ اور حلوا مقوی ۸؍ میں آدھ سیر

عمدہ اور مجرب ادویہ کے ملنے کا پتہ

ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی

ضرورت رشتہ

ایک صاحب جائیداد زمیندار کاشتکار کیلئے جس کی عمر قریباً ۲۲ یا ۲۳ سال ہے۔ ایک کنوارے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی امور خانہ داری بھی اچھی طرح واقف اور جوان ہو۔ خواہشمند احباب

ع۔ معرفت مینیجر الفضل خط و کتابت کریں

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو
اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو
دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو اس کو عوام اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ بانئی دواخانہ ہذا آنقبلہ عالیجناب حضرت حکیم نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کا پرورش اور تربیت یافتہ ہے۔ اور علم طب اس فیض رساں ہستی سے حاصل کر کے یہ دواخانہ حضور حکیم الامت کی اجازت سے ۱۹۱۰ء میں جاری کیا۔ اب دواخانہ ہذا عالیجناب حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی زیر سرپرستی اور نگرانی کام کرتا ہے۔ آنقبلہ عالی جناب حضرت حکیم نور الدین صاحب اعظم رضہ کا مجرب نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ) اکسیر کا حکم رکھتا ہے جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں ان کے لئے یہ تیر بہدف کا اثر رکھتی ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت ـــــــ فی تولہ عہ شروع حمل سے اخیر رضاعت تک گیارہ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکمشت منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائیگا۔

نوٹ:۔ احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ہمارے دواخانہ کی تیار کردہ مشہور و معروف محافظ اٹھرا گولیاں ڈاکٹر عبد الجلیل خاں صاحب میڈیکل ہال اندرون موچی گیٹ لاہور سے بھی مل سکتی ہیں

عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی۔ قادیان

جنرل سروس کمپنی قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کمپنی کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ سامان الیکٹرک خریدیں۔ نلکہ موٹر پمپ الیکٹرک لگوائیں۔ کرایہ پر مکان لینا یا دینا ہو۔ زمین یا مکان خریدنا۔ فروخت کرنا و رہن رکھنا یا رہن لینا چاہتے ہوں۔ تو کمپنی سے خط و کتابت کریں۔ آپ کو اگر اپنی قادیان کی جائداد کے لئے انتظام کی ضرورت ہو۔ تو کمپنی کے سپرد کر دیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ ہر طرح سے کام تسلی بخش ہو گا۔

مینیجر

صرف ایکبار پڑھکر صحت و دولت حاصل کریں

امرت ساگر رجسٹرڈ ایک ایسا پُر اثر اور فوراً فائدہ دکھانے والا تحفہ ہے۔ جو کہ تمام دُنیا میں مختلف ناموں سے ہر سال لاکھوں روپیہ کا فروخت ہوتا ہے۔ اور سب ادویات سے افضل و اعلےٰ نزلہ درجملہ امراض کا تیر بہدف علاج ہے۔ اندرونی امراض مثلاً بخار ہر قسم درد پیٹ اپھارہ۔ باؤ گولا۔ درد گردہ۔ پیٹ بولنا۔ بد ہضمی۔ ہیضہ بھوک نہ لگنا۔ پانی لاگ۔ دست۔ مروڑ۔ سنگرہنی کھٹے ڈکار۔ جی متلانا۔ جگر و تلی کی خرابی۔ کھانسی۔ دمہ نزلہ زکام وغیرہ وبائی امراض کیواسطے مصری پتاسہ مناسب شربت عرق یا صرف پانی ہی میں دو بوند سے دس بوند تک ڈال کر دیویں۔ اسی طرح دن میں تین چار مرتبہ دینا پیام صحت ہے بیرونی امراض مثلاً چوٹ در پیچ وغیرہ کی درد اور ورم پر تل کے تیل یا گل روغن میں دس پندرہ بوند ملا کر ملنا اور اوپر روئی یا نمدہ کو گرم کر کے باندھنا فی الفور تسکین دیتا ہے۔ طاعون پھوڑا پھنسی دھدر۔ لوط چنبل وغیرہ پر لگانا ہی کافی ہے۔ بھڑ۔ مکھی۔ بچھو وغیرہ کے ڈنگ اور درد دانت و مسوڑھے درد کان درد سر پر بھی لگا کر قدرت خدا کا ملاحظہ کریں۔ آناً فاناً میں صحت ہوگی۔ بچہ بوڑھا نوجوان مرد و عورت امیر و غریب سب کی زندگی کا محافظ ہے اس کا ہر ایک جیب میں موجود ہونا اچانک حملہ آور انسانی امراض کی تکلیف تشویش و اخراجات سے بچاتا ہے۔ کارکنان باداُبھون نے **امرت ساگر رجسٹرڈ** کو ہندوستان کے کونہ کونہ میں پہنچانے کی خاطر فیصلہ کر لیا ہے کہ اس کے منافعہ کی رقم خریداروں میں تقسیم کر دی جاوے یعنی ہر ۲ ہزار تولہ کی فروخت کے بعد اکیسویں تولہ کے خریدار کو پانچ روپیہ انعام بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیا جایا کرے۔ مثلاً پہلا انعام اکیس نمبر دوسرا بتالیس نمبر کو تیسرا تریسٹھ نمبر کو چوتھا چوراسی نمبر کو اور پانچواں ایکسو پانچ نمبر کو اسی طرح ہر اکیسواں نمبر انعام کا مستحق ہو گا۔ مقدار استعمال دو بوند سے دس بوند قیمت فی تولہ صرف ایک روپیہ محصول ایک تولہ سے دس تولہ تک ۱۰؍ رجسٹرڈ باداُبھون ہڑیارہ ضلع لاہور

امرت بوٹی

کمزور مردوں کی زبردست اکسیر

خدا تعالےٰ کے فضل سے کمزور سے کمزور مرد اسی امرت بوٹی سے شفا پا سکتا ہے اگر آپ کمزوری میں مبتلا ہو چکے ہیں تو صرف امرت بوٹی استعمال کریں۔ کافی مقدار میں تازہ خون پیدا کر کے

انسان کے تمام جسم کو سُرخ و سفید بنا دیتی ہے۔ زندگی کو خوشگوار بنانے کے لئے اس سے بہتر کوئی اکسیر نہیں۔ ۵۰ گولی کی شیشی ۸؍ ۱۰۰ گولی کی شیشی معہ طلائے امرت ۱۲؍

مینیجر احمدیہ یونانی فارمیسی جالندھر کینٹ۔ پنجاب

قادیان میں مکان بنانیوالوں کیلئے نادر موقع

چوہدری فتح محمد صاحب کی کوٹھی کے قریب دار الانوار اور ریلوے سٹیشن کے درمیان اونچی زمین جو پانی کی زد سے بالکل محفوظ ہے کی پلاٹ بندی نیچے دیئے ہوئے نقشہ کے مطابق کی گئی ہے۔ ہر ایک ٹکڑے کا رقبہ شرح اور قیمت درج ہے۔ موقع اراضی نہایت عمدہ ہے اور ارد گرد چاروں طرف آبادی ہو چکی ہے۔ کوچے نہایت فراخ تجویز کئے گئے ہیں۔ خواہشمند احباب فوراً درخواستیں معہ قیمت بھیج دیں۔

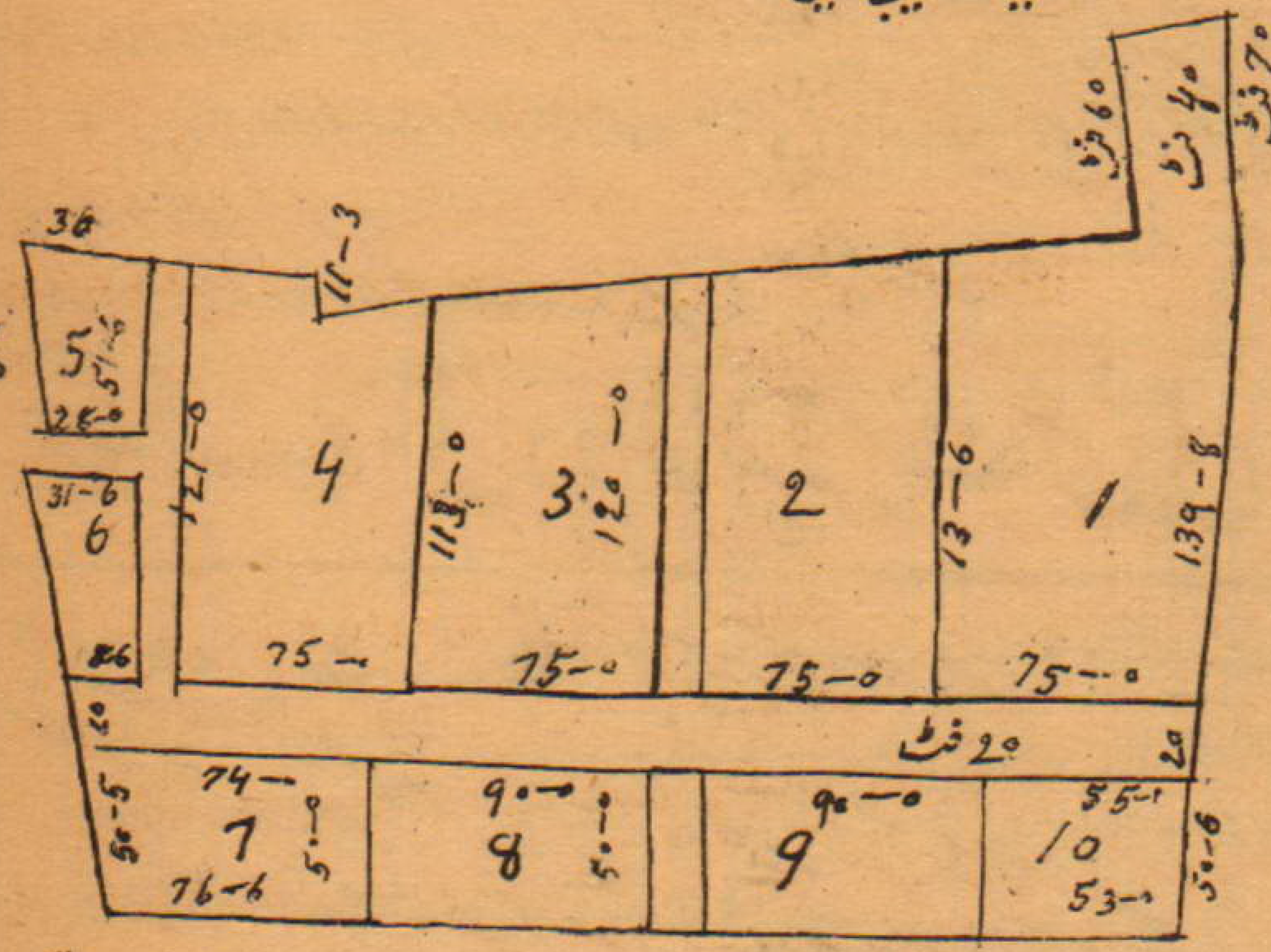

قیمت	شرح	رقبہ	نمبر قطعہ	قیمت	شرح	رقبہ	نمبر قطعہ
۳۴۷/۱۵/۳	۴۲۵/۰/۰	۰-۱۷-۷-۱۳	(۷)	۱۳۱۳/۹/۳	۴۲۵/- فی کنال	۳ کنال - ۵ مرلہ - ۱۴½ مربع فٹ	(۱)
۴۲۵/۰/۰	"	۱-۰-۰-۰	(۸)	۸۹۶/۹/-	۴۲۵/-	۲-۱-۲-۱۲½	(۲)
۴۲۵/۰/۰	"	۱-۰-۰-۰	(۹)	۸۴۶/۷/۳	"	۱۸-۴-۱۲½	(۳)
فروخت شدہ				۸۰۰/۶/۹	"	۱-۱۲-۶-۰	(۴)
۳۶۲/۱/۳		۰-۱۲-۳-۰	(۱۰)	۱۵۵/۱۳/۴	"	۰-۷-۲-۲۲	(۵)
ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان				۱۵۰/-/-	"	۰۰-۶-۶-۰۰	(۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری پیاری بہنو!

میں آپ کی ہمدردی کی خاطر یہ اشتہار دے رہی ہوں کہ اگر آپ کو کسی قسم کا کوئی پوشیدہ مرض ہے تو خواہ مخواہ فضول ادویات پر روپیہ برباد نہ کریں۔ میرے پاس میری خاندانی مجرب دوا ہے۔ جو عورتوں کے ماہواری ایام کی ہر مرض میں حیرت انگیز اثر ظاہر کرتی ہے۔ ہزاروں میری بہنیں اس دوا کو استعمال کر کے ماہواری ایام کی تکلیفوں سے مکمل صحت حاصل کر چکی ہیں۔ اگر آپ کو ماہواری بے قاعدہ آتے ہیں رک رک کر آتے ہیں۔ یا کم آتے ہوں یا درد سے آتے ہیں۔ سفید رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے۔ کمر درد سر درد رہتا ہے۔ قبض رہتی ہے۔ کام کاج کرنے سے دل دھڑکتا ہے یا سانس پھول جاتا ہے پیٹ میں اپھارہ رہتا ہے۔ تو آپ یقین رکھئے۔ کہ میری خاندانی مجرب دوا راحت ان جملہ امراض کو دفع کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت مکمل خوراک ایک ماہ عہ محصول ۷ کل عہ

ملنے کا پتہ:۔ **ایچ نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ لاہور**

اگر آپ کو اپنی رفیق بیوی سے محبت ہے

تو آپ کا فرض ہے۔ کہ اس کے حسن اور صحت کی حفاظت کریں۔ ہم آپ کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ عورت کے حسن اور صحت کو برباد کر دینے والی وہ خوفناک بیماری ہے جس کو سیلان الرحم کہا جاتا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں۔ کہ ایک سفید زردی مائل یا کسی اور رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہے جس سے عورت کی صحت اور حسن اور جوانی کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ سر میں چکر آنا۔ درد کمر۔ بدن کا ٹوٹنا۔ رنگ زرد اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے۔ حیض بے قاعدہ کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتا ہے حمل قرار نہیں پاتا۔ اگر پایا تو قبل از وقت گر جاتا ہے۔ یا کمزور بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ موذی مرض اندر ہی اندر جسم کو اس طرح کھوکھلا کر دیتا ہے۔ جس طرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے اس خطرناک بیماری کے دفعیہ کے لئے دنیا بھر میں بہترین دوائی اکسیر سیلان الرحم ہے۔ اس کے استعمال سے پانی کا آنا بالکل بند ہو کر کامل صحت ہو جاتی ہے اور چہرہ پر شباب کی رونق آ جاتی ہے۔ اپنی کیفیت مرض لکھیئے۔ قیمت ڈھائی روپے (ہ ۲) ۔ نوٹ:۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ فہرست دوا خانہ مفت منگوایئے۔ ملنے کا پتہ:۔ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ**

صبح کے ناشتہ کے ساتھ ہی طاقت بھر لو

آپ سردیوں میں اپنے صبح کے ناشتہ کے ساتھ مندرجہ ذیل اکسیر تیار کردہ **پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا** کی ایک گولی کھا لیا کریں۔ تو یقیناً بہت ہی فائدہ اٹھائینگے

اکسیر ۱ سستی کمزوری ہر قسم کی دور کر کے پھرتی و چستی لاتی ہے۔ بوڑھے کو جوانی کا لطف دکھاتی ہے۔ جوانوں کے اندر نئی طاقت و ہوشیاری بھر دیتی ہے۔ امراض مخصوصہ مردمان کی یہ عام دوائی ہے۔ جریان سرعت کثرت احتلام کو مفید پڑتی ہے۔ صبح کے ناشتہ کے وقت چائے یا دہی کے ساتھ یا جس کے بھی آپ عادی ہیں اس کو کھا لیا کریں۔ اور پھر اس کے فوائد آپ ملاحظہ فرماویں۔ زیادہ ضرورت ہو تو کر ن جوانی کی ایک گولی تیسرے پہر یا رات کو بھی کھا لیا کریں۔ قیمت ۶۴ گولی چار روپے للعہ۔ ۳۲ گولی دو روپے (عہ) نمونہ ۸ گولی آٹھ آنے (۸ر) +

طلاء ۱ رات کو یہ بیرونی استعمال کے واسطے ہے۔ جب نسوں اور پٹھوں میں نقص واقع ہو گیا ہو تو اس طلاء کی بیرونی طور پر مالش کرنی چاہئے۔ قیمت فی شیشی پانچ روپے (صہ) نمونہ ایک روپیہ چار آنے (عہ) +

مفصل حالات جاننے کے لئے رسالہ "امراض مخصوصہ مردمان" مفت طلب فرماویں!

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ **امرت دھارا ۱۲۵ لاہور**

المشتہر

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور ۱۵ نومبر - لارڈ ٹینی سن کی ٹیم اور ہندوستانی ٹیم کا پہلا ٹیسٹ میچ جو ۱۳ نومبر کو شروع ہوا تھا - آج دوپہر سوا دو بجے ختم ہو گیا۔ ہندوستانی ٹیم نے پہلی اننگز میں ۱۲۱ سکور کیا - دوسری میں ۱۹۹ - لارڈ ٹینی سن کی ٹیم نے پہلی اننگز میں ۲۰۷ اور دوسری میں ایک وکٹ کے آؤٹ ہو جانے پر ۱۱۴ رنز کریں اور اسی طرح میچ ۹ وکٹوں اور ایک رن سے جیت لیا۔

بمبئی ۱۵ نومبر - معلوم ہوا ہے کہ حکومت بمبئی عنقریب پراونشل کانگرس کمیٹی کا چالیس ہزار روپیہ واپس کر دیگی جو تحریک سول نافرمانی کے دنوں میں ضبط کیا گیا تھا۔

احمد آباد ۱۵ نومبر - احمد آباد کی ہڑتال نازک صورت اختیار کر رہی ہے اب تک ۸ کارخانوں میں ہڑتال ہو چکی ہے۔ ہڑتالی مزدور کام پر جانے والے اشخاص کی مزاحمت کرتے ہیں۔ حکومت بمبئی نے اعلان کیا ہے کہ شہر احمد آباد کی میونسپل حدود کے اندر فوجداری تہدید کا جرم قابل دست اندازی پولیس اور ناقابل ضمانت ہوگا

بنارس ۱۵ نومبر - مشہور ہندی ادیب مسٹر جیا شنکر پرشاد آج ۴۸ سال کی عمر میں انتقال کر گئے - وہ ہندی زبان کے مشہور شاعر - ڈراما نویس اور ناول نویس تھے۔

احمد آباد ۱۵ نومبر - کل گاندھی روڈ پر ایک کتب خانہ کو آگ لگ گئی جس کی وجہ سے کتابوں کا بہت بڑا ذخیرہ جل کر راکھ ہو گیا - فائر بریگیڈ نے دو گھنٹے کی مسلسل کوشش کے بعد آگ پر قابو پایا۔ نقصان کا اندازہ دو لاکھ کے قریب ہے۔

کلکتہ ۱۵ نومبر - معلوم ہوا ہے کہ مسٹر سوبھاش چندر بوس اس ہفتہ صحت کی بحالی کے لئے انگلستان جا رہے ہیں - جہاں وہ ڈیڑھ ماہ قیام کریں گے۔

لاہور ۱۵ نومبر - وہ احرار جو مسجد شہید گنج کے نام سے آتش زیرپا ہو جاتے ہیں - ان کے لیڈر مولوی مظہر علی اظہر نے پنجاب اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش کرنے کے لئے ایک قرارداد پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے جس کے ذریعہ حکومت سے سفارش کی جائے گی - کہ وہ مسلمانوں کو مسجد شہید گنج واپس دلا دے - ریاکاری کی اس سے بدترین مثال اور کیا ہوگی۔

راولپنڈی ۱۵ نومبر - شمال مغربی پنجاب سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں - کہ گوجرخان - جہلم - ہری پور - کیمبل پور مردان - کوہاٹ اور دوسرے متعدد مقامات پر زلزلہ کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے - جس کے باعث جائداد کو بہت نقصان پہنچا - ہزاروں مکانات پھٹ گئے - بعض مقامات پر معمولی نقصان جان بھی ہوا - نوشہرہ میں فوجی گوروں کے بچوں کے سکول کا ایک حصہ گر گیا لیکن سکول میں چھٹی تھی - اس لئے نقصان جان نہیں ہوا - گوجرخان میں ایک دیوار کے گرنے سے ایک سکھ لڑکی ملبہ کے نیچے دب گئی۔

بیت المقدس ۱۵ نومبر - آج یروشلم کے نواح میں یہودیوں اور عربوں کے درمیان خطرناک فساد ہو گیا جس میں ۱۶ اشخاص ہلاک اور ۲۵ زخمی ہوئے - تمام دن لڑائی کی گرم بازاری رہی - یہودیوں نے عربوں کی ایک بس کو آگ لگا دی - جس کے نتیجہ میں تین عرب جاں بحق ہو گئے - اور نصف درجن زخمی ہوئے - اس کے علاوہ سنگ باری کا سلسلہ بھی زور شور سے جاری رہا - معلوم ہوا ہے - عرب نیشنل ڈیفینس پارٹی کے لیڈروں نے قائم مقام ہائی کمشنر سے ملاقات کی اجازت کے لئے درخواست دی ہے جو منظور کر لی گئی۔

شنگھائی ۱۵ نومبر - اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اہل جاپان نانکن پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ انہیں توقع ہے - کہ وہ عنقریب دریا عبور کر کے مزید افواج وہاں پہنچا دیں گے - اور جنگی جہازوں کے ذریعہ نانکن پر بمباری کریں گے - نانکن کے دفاع کو مضبوط کرنے کے لئے چینی بھی بہت کوشش کر رہے ہیں - پیکنگ کا ایک تار مظہر ہے - کہ جاپانیوں کا بیان ہے - وہ شانٹنگ کے دارالحکومت شانٹنگ سے صرف ۱۵ میل کے فاصلہ پر رہ گئے ہیں - اور انہوں نے دریائے زرد کے کنارے واقع شہر شیانگ پر قبضہ کر لیا ہے۔

امرت سر ۱۵ نومبر - گیہوں حاضر ۳ روپے ۲ آنے ۳ پائی سے ۳ روپے ۷ آنے تک - نخود حاضر ۲ روپے ۶ آنے - کھانڈ دیسی ۷ روپے ۱۲ آنے سے ۸ روپے ۴ آنے تک - کپاس ۴ روپے ۴ آنے - روئی ۱۱ روپے ۴ آنے - سونا ۳۵ روپے ۷ آنے اور چاندی ۵۱ روپے ہے۔

نئی دہلی ۱۵ نومبر - آج صبح سر مانک جی دادا بھائی کی صدارت میں کونسل آف سٹیٹ کا خاص اجلاس شروع ہوا - سر این این سرکار لا ممبر نے انشورنس بل پیش کیا - جسے لیجسلیٹو اسمبلی پاس کر چکی ہے - کارروائی کے آغاز سے پہلے صدر نے مسٹر ریزے میکڈانلڈ کو خراج تحسین ادا کیا - لا ممبر نے انشورنس بل میں تبدیلی کی غرض سے دو ترمیمیں پیش کیں - بہت سے ممبران نے تقریریں کیں - اور اجلاس کل کے لئے ملتوی ہو گیا۔

لنڈن ۱۵ نومبر - "ٹائمز" کا نامہ نگار برلن لکھتا ہے - کہ لارڈ ہیلی فیکس کے سفر جرمنی کا وہاں کے اخبارات خیر مقدم کر رہے ہیں - اخبارات یہ بھی لکھ رہے ہیں کہ ہر ہٹلر نے برطانیہ کے سامنے قیام امن کی یہ شرط پیش کی ہے کہ دس سال تک وہ نوآبادیات کا مطالبہ نہیں کرے گا۔

فینسی بوسکی

قمیضوں کیلئے یہ ریشمی فینسی بوسکی لیڈیز اور جنٹلمینوں کیلئے فیشن ایبل کپڑا ہے

امیروں رئیسوں جاگیرداروں کیلئے شریفانہ لباس ہے
اس کا ڈیزائن دلفریب اس کی لچک دلاویز ہے قیمت ۹ گز
تین روپیہ محصولڈاک ۸/ کل 3/8 عید کیلئے بہترین چیز ہے
مینیجر دی موزننگ سٹار سپلائی سٹور ۳۳ لودیانہ پنجاب

بحکم سردار ہرنرندر ناتھ صاحب کھوسلہ بی اے ایل ایل بی

نائب ناظم دیوانی مانسہ وریبہ ۱۹۹۶ء

اشتہار بنام ہردت سنگھ ولد ہیرا سنگھ — مدعا علیہ
گوپال سنگھ بسو بھا سنگھ پسران کرم سنگھ جٹ سکنہ بھمہ خورد — مدعیان

بنام

مہر سنگھ ہردت سنگھ پسران ہیرا سنگھ سکنہ بھمہ خورد — مدعا علیہم

دعویٰ زر قرضہ

اندریں مقدمہ ۲۰ مگھر سمت ۹۶ تاریخ پیشی مقرر ہو کر تم کو حکم دیا جاتا ہے - کہ تاریخ مقررہ پر حاضر عدالت آکر پیروی جواب دہی مقدمہ کرو - بصورت عدم حاضری تمہاری حکم مناسب دیا جاوے گا۔

مورخہ ۱۹۹۶ء

(دستخط حاکم - عدالت نائب ناظم دیوانی مانسہ)

(مہر عدالت نائب ناظم دیوانی مانسہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نارتھ ویسٹرن ریلوے

کے

ارزاں مائیلیج کوپنز اول اور دوم درجہ کے سفر کے لئے صناعوں اور تاجروں کی سہولتوں کی غرض سے اسوقت جاری کئے جارہے ہیں یہ کوپنز نوبڑی ریلوں یعنی۔ این ڈبلیو۔ جی آئی پی۔ بی بی اینڈ سی آئی۔ ای آئی ای بی این۔ ایس ایم اینڈ ایس میسور اینڈ ایس آئی ریلویز پر سفر کے لئے حاصل کئے جاسکتے ہیں

۳۰۰۰ میل کے سفر پر حاوی کوپنز جو تاریخ اجراء سے لیکر چھ ماہ تک کام آسکیں گے۔ ان کی حسب ذیل شرحیں ہوں گی۔

اول درجہ . . . . ۲۸۰ روپے

دوم درجہ . . . . ۱۴۰ روپے

نوٹ:۔ کوپنوں کا استعمال مستند تجارتی فرموں اور تاجروں یا ان کے باقاعدہ اختیار یافتہ نمائندوں تک محدود ہے۔ مفصل حالات کیلئے مندرجہ ذیل افسروں سے خط وکتابت کی جائے۔

چیف کمرشل منیجر لاہور۔ یا ڈویژنل سپرنٹنڈنٹس دہلی۔ فیروزپور۔ کراچی۔ لاہور۔ ملتان۔ کوئٹہ۔ راولپنڈی۔ اسسٹنٹ اوپریٹنگ آفیسر شملہ۔ سٹیشن سپرنٹنڈنٹس دہلی و لاہور اور سٹیشن ماسٹر امرت سر

ناظرین الفضل کیلئے الٰہی تحفہ

خداوندی قدرت کا فیض رساں معجزہ

ہندوستان کے مشہور عام پہاڑ ہمالیہ میں جہاں سونے چاندی اور لوہے کی کانیں ہیں سورج کی گرمی سے پہاڑ کے ست کے ساتھ ملکر سونے۔ لوہے اور چاندی کا ست خدا کی قدرت سے باہر آتا ہے۔ جسکو طب یونانی۔ ویدک و ڈاکٹری میں ایک نایاب چیز کہا گیا ہے۔ اسکو

"شلاجیت"

کہتے ہیں۔ چنانچہ ہم عرصہ سے ہمالیہ پہاڑ سے شلاجیت منگوا کر طبی اصولوں و کامل حکماء و فضلا کے تبلائے ہوئے طریقوں سے صاف کرکے ضرورت مندوں تک پہنچا رہے ہیں۔ اس کے استعمال سے بوڑھے جوان اور جوان جوانمرد بنجاتے ہیں۔ اور یہ جسم کی ہر بیماری کو دور کر دیتی ہے۔ خصوصًا ہر قسم کے جریان۔ دھات کا پتلا پڑجانا۔ احتلام۔ پیشاب کا زیادہ آنا مثانہ کی کمزوری۔ نامردی۔ و ناطاقتی کیلئے تو یہ اکسیر اعظم ہے۔ اس کے علاوہ پیشاب کی کل بیماریاں۔ سوزاک۔ آتشک۔ پیشاب میں شکر آنا وغیرہ و جسم کے مختلف حصوں کے درد۔ جوڑوں کے درد۔ گنٹھیا و بادی کی شکائتیں اس کے استعمال سے فورًا رفع ہوجاتی ہیں۔ اور دماغی کمزوری خرابی ہاضمہ کو چند ہی دن میں ٹھیک کردیتی ہے۔ اس کے علاوہ ہاضمہ بڑھاتی و نیا و صاف خون پیدا کرتی اور کھانسی۔ نزلہ۔ زکام بخار تپدق وغیرہ سے بچاتی ہے۔ کمزور طاقتور اور تندرست اس کو کھا کر سال بھر ہر بیماری سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ دنیا میں طاقت کی اس سے بڑھ کر اور کوئی دوا نہیں۔ اس کے استعمال کیلئے آجکل کے دن نہایت موزوں ہیں تسلی کیلئے ہزاروں سرٹیفکیٹوں کی نقل منگوا سکتے ہیں۔ قیمت ایکتولہ کی شیشی ایک روپیہ دو تولہ ایک روپیہ بارہ آنہ پانچ تولہ چار روپیہ

پتہ:۔ ہمالیہ شلاجیت کھنڈارہ کھلہ روڈ ہردوار (یو۔ پی)

مکمل باورچیانہ

کھانا پکانے کی سب سے بڑی کتاب ۔۔۔۲۰۰ صفحے کی ضخامت جس میں ۱۵ وضع کی روٹی ۲۰ وضع کے سالن ۱۲۱ وضع کے پلاؤ ہر قسم کی مٹھائی ۱۵ وضع کی ترکاریاں بیسیوں وضع کے اچار مربے چٹنیاں اور تقریبًا ۳۰۰ وضع کے انگریزی کھانے اس کے علاوہ اکثر ایسے اطریفل چٹنیاں نمک سلیمانی امرت دھارا وغیرہ جن کی ہر گھر میں ضرورت ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں بیماروں کے کھانے ہر مذہب کے لحاظ سے قیمت مجلد بارہ آنہ ۱۲؍

منیجر محشر خیال اردو بازار دہلی

ناک کے ڈاکٹروں کیلئے دس ہزار روپیہ انعام

ناک کے اندر مسّہ پیدا ہوگیا ہو۔ ناک سے چھیچھڑے آتے ہوں۔ یا لمبا لمبا جما ہوا مواد نکلتا ہو۔ اکثر نزلہ یا زکام رہتا ہو۔ یا نکسیر پھوٹتی ہو۔ ناک سے بدبو آتی ہو۔ یا سونگھنے کی قوت میں فتور آگیا ہو۔ یا چھینکیں زیادہ آتی ہوں۔ ناک اکثر بند رہتا ہو۔ یا گلے میں مستقل خرابی رہتی ہو۔ ان تمام شکایات کیلئے ہماری کھانے کی ناک کی دوائی (رجسٹرڈ) نہایت جادو اثر تیر بہدف اکسیر ثابت ہوچکی ہے۔ ہم عرصہ دراز سے صرف یہی ایک ہی دوائی بیچنے کا کام کر رہے ہیں۔ اور ہماری دوائی تمام ہندوستان کے علاوہ سیام۔ ملایا۔ عراق۔ افریقہ اور باہر جزیروں میں بھی جا رہی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ چونکہ آج کل جھوٹی اشتہار بازی بہت ہورہی ہے۔ اس لئے ہم اعلان کرتے ہیں کہ اگر کوئی ڈاکٹر یا حکیم ہماری زیر نگرانی اسے مریضوں پر استعمال کرکے ثابت کرے کہ یہ دوائی اصلی نہیں ہے تو اسے مبلغ دس ہزار روپیہ نقد انعام دینگے۔

بھگتوں کی دوکان (ناک کی مشہور دوائی بیچنے والے) بھگت بلڈنگ، بھگت بازار ڈاکخانہ بھگت بازار جالندھر شہر

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی